

قیمت سالانہ عہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۵۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۷ دسمبر ۱۹۱۷ء | نمبر ۴۹

گلدستۂ اخبار

مشرقی افریقہ دشمن سے پاک ہوگیا ہے مبارکباد دشمن کا آخری فوجی دستہ پرتگال میں بھاگ گیا ہے

پیرس میں جو اتحادیوں کی کانفرنس ہو رہی تھی وہ اب ختم ہوگئی ہے۔

مستقبل میں جو ملکی اور اتحاد کا کام ہو رہا ہے وہ نتائج خیز ہے۔

ہاؤس آف کامنز میں بونر لا نے اس امر سے انکار کر دیا ہے کہ لارڈ لینسڈاؤن کے خط پر بحث کرنے کے لئے ایک مخفی جلسہ ہو۔

اٹلی کے دو محاذ پر سخت گولہ باری ہوتی رہی ہے جن میں دشمن ناکام رہا۔

چین کا قائمقام وزیر اعظم اور اندرون ملک کے کئی محکموں کے وزیر فرار ہو گئے ہیں۔

چین میں بد امنی کا زور ہے۔

روس کے کئی ایک ڈویژنوں نے مقامی التوائے جنگ پر اتفاق ظاہر کیا ہے۔

عام التوائے جنگ کے لئے روس کا ایک وفد پرنس لیوپولڈ کے پاس پہونچ گیا ہے۔

روس کے میکسیمالسٹوں کے التوائے جنگ کی ایک شرط یہ ہے کہ روسی علاقہ جو لے لیا گیا ہے وہ خالی کر دیا جائے۔

طفیل نامے اخبار کا ایڈیٹر بابو شمبھو ناتھ چوپڑا غلط خبر شائع کرنے کے جرم میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے مطابق گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بنگال کے غریب لوگوں نے نمک اور کپڑے کی گرانی کی وجہ سے بوگرا۔ جسور۔ رنگپور اور نواکھلی اضلاع کی دوکانیں لوٹ لیں۔

حضور وائسرائے اور گورنر جنرل ہند کو نائٹ گرینڈ کراس کا خطاب ملک معظم کی طرف سے ملا ہے اور لیڈی چیمسفورڈ کو ڈیم گرینڈ کراس کا خطاب ملا ہے۔ مبارک ہو۔ ان کی اعلیٰ خدمات کا صلہ ہے

مہاراجہ دربھنگہ کو نائٹس کمانڈر کا اعزاز ملا ہے۔

لیڈی اوڈوائر کو کمانڈر کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۷ نومبر میں دہلی کے اندر ۲۴۷ پیدائشیں۔ ۱۸۰ اموات واقعہ ہوئیں۔

دہلی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو انسپکٹر آف فیکٹریز کے تمام اختیارات ملے ہیں

بمبئی کارپوریشن نے دس سال کے اندر اندر ابتدائی تعلیم لازمی اور مفت کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

تار برقیات

مشرقی افریقہ کا میدان

مشرقی افریقہ سے جو خبریں بذریعہ تار رائٹر موصول ہوئی ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ وہاں کا میدان اب دشمن سے صاف ہو گیا ہے۔ اور دشمن کا آخری دستہ فوج بھی وہاں سے واپس آگیا ہے چنانچہ مشرقی افریقہ کا ایک مراسلہ راوی ہے کہ جنرل وون ڈیوینٹر نے یکم دسمبر کو رپورٹ دی ہے کہ محکمہ جاسوسی یقینی طور پر مظہر ہے کہ جرمن مشرقی افریقہ دشمن سے اب بالکل پاک ہو گیا ہے۔ پس سمندپار جو جرمن کے مقبوضات تھے اُن میں سے آخری مقام بھی ہمارے اور حلیفوں کے ہاتھ آگیا ہے۔ تھوڑی سی جو جرمنی فوج کا بقایا تھا وہ پرتگال کے علاقہ میں اب پناہ گزیں ہے۔ اور اُس کے ساتھ سلوک کئے جانے کی اب تجاویز ہو چکی ہیں۔ نومبر کے مہینے میں ہم نے ۱۱۱۵ جرمن ۳۳۸۲ افریقی باشندہ سپاہی گرفتار کر لئے چھ توپیں۔ ۳۷ کلدار توپیں اور کئی ہزار بندوقیں ہم نے لیں یا دشمن نے برباد کر دیں۔

ماہ نومبر میں گرفتاریاں

لندن کے ایک برطانوی سرکاری اعلان کے مطابق ماہ نومبر میں مغربی میدان میں ۱۱۰۰۱ قیدی اور ۱۳۸ توپیں۔ فلسطین میں ۱۰۴۵۴ قیدی اور ۸۰ توپیں۔ مشرقی افریقہ میں ۴۴۰۳ قیدی جن میں ۱۲ یورپین ہیں اور ۳۰ توپیں بیروت۔ میسوپوٹامیہ میں ۴۷۳۴ قیدی اور سالونیکا کی رزمگاہ میں ۲۴ قیدی اتحادیوں کے ہاتھ آئے۔

۳۰ نومبر کی شام کا ایک تار مظہر ہے کہ گزشتہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر ۱۱ افسر اور ۴۵۰ آدمی ہم نے پکڑے یکم دسمبر کی صبح کو آسٹریا کی فوج کے ۲۰۰ آدمی گرفتار کر لئے جب سے حملے شروع ہوئے تب سے ۱۰۸۰۰ آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔ جن میں ۲۷۰ افسر ہیں۔

مغربی میدان

رائٹر کا نامہ نگار مقیم صدر مقامات ۳ دسمبر کو تار دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کیمبرے کے گرد جرمن کوشش عارضی طور پر صرف ہو چکی ہے۔ اگرچہ آج صبح کو دشمن نے ویکٹوری کے گرد سخت مخالفت ظاہر کی۔ سینیرز کی گرد نواح جہاں سے ہم چلے آئے ہیں وہ دشمن کے لئے دیرپا نہیں ہے۔ علاوہ اسکے زمین درمیانی گھیر قبرستانوں کے عین کے ساتھ یہ شہد کے چھتے کی طرح بنے ہوئے ہیں

حال ہی میں جو حملہ دشمن کی جانب سے کیا گیا ہے وہ بھاری بھاری حملوں میں سے ایک ہے جو جرمنوں نے مغربی محاذ پر شاید ہی کئے ہوں یہ حملہ مذکورہ بالا پیرس کی دوسری لڑائی کے عین مساوی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ جرمنوں نے ۲۰ ڈویژن اس حملے میں ہمارے خلاف قائم کئے تھے۔ جو جرمن ڈویژن کی موجودہ قلیل تعداد کے ۲ لاکھ پیادہ فوج تھی۔ ہماری فوجیں آج صبح کے وقت ان حالات میں ہونے کے سبب سے بڑی خوش ہیں۔ وہ خیال کرتی ہیں کہ اس بڑے جرمن جارحانہ حملے کے جو ابھی تک ہوا نتائج یہ ہیں کہ برٹش کو نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔ اگر میدان جنگ میں جرمنی کا کل نقصان ہماری فتح کا موجب ہو تو ظاہر ہے کہ ہم نے گزشتہ ہم دنوں میں اس طرف ایک خاصہ اقدام کیا۔

پادری طالب الدین صاحب کی وفات

بڑے افسوس سے خبر دیتے ہیں کہ لاہور پریسبیٹیرین کلیسیا کے پاسٹر پادری طالب الدین صاحب بی اے ۲ تاریخ کو اپنی خدمت کی دوڑ پوری کر کے اپنے خداوند میں سو گئے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اُن کے رشتہ داروں کو خدا صبر جمیل عطا فرماوے مفصل حالات پادری صاحب کے کسی آئندہ پرچہ میں ہدیہ ناظرین ہونگے۔ ایڈیٹر۔

روس کی حالت

یکم دسمبر کا ایک تار جو پیٹروگراڈ سے لنڈن کے اخبار ڈیلی نیوز کو موصول ہوا ہے وہ مظہر ہے کہ ٹروٹسکی نے تشی سیزرن کو جو ان روسیوں میں سے ایک ہے جن کو انگلستان میں روک دیا گیا تھا۔ لنڈن میں روسی سفیر مقرر کر دیا ہے تشی سیزرن اور دیگر آدمیوں ہی کے سبب سے ٹروٹسکی نے حکم نافذ کیا تھا کہ کوئی برٹش باشندہ روس سے نہ جانے سابق پراونشل گورنمنٹ جس کی بابت اس کی معزولیت کے وقت سے کچھ سنا نہیں گیا تھا وہ کل پھر ظاہر ہو گئی ہے۔ اور اُس نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں باشندگان کو مخاطب کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہی صرف روس کی جائز حکومت ہے اور کہ بالشیویکوں کے احکام کی فرمانبرداری نہ کیجائے اور علیحدہ صلح کے لئے جو بالشیویکوں نے کوشش کی ہے اُس کو ناجائز قرار دیا ہے

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

بائبل کے علم البیان کی ایک صنعت

ازروئے علم بیان

"تسمیہ شئے بنظر عرف عام" ایک نوع ہے مجاز مرسل کی جس کے متعلق کئی ایک مثالیں آج ہم بائبل شریف سے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جن کے ذریعہ سے نہ صرف بائبل کے علم البیان کا دلکش نظارہ ہی ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے بلکہ کئی مشکل امور کا جن پر اکثر مخالفین اعتراضات کرتے ہیں قرار واقعی حل بھی ہو جاتا ہے۔ قبل اس کے کہ ہم مثالیں پیش کریں یہ بتادینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مجاز مرسل کی اس نوع "تسمیہ شئے بنظر عرف عام" سے کیا مراد ہے؟ سو جاننا چاہیے کہ اس کے لفظی معنی ہے نام رکھنا کسی شئے کا اس خیال سے کہ وہ نام اس کا عوام میں مشہور اور معروف ہو گیا ہے۔ نہ کہ در اصل ایسا موسوم ہے۔ بائبل میں بعض اوقات اشیا کا ایسے طور پر نام رکھا جاتا ہے کہ گویا وہ اس کا اپنا اصلی نام ہے حالانکہ وہ اصلی نہیں بلکہ عرف عام ہے یعنی لوگوں کا ایسا خیال عام طور پہ ہو گیا ہے۔ مثلاً یرمیاہ ۲۰: ۱ و ۵ و ۱۰ میں حننیاہ جو یرمیاہ کا مخالف تھا "نبی" کہلایا ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ فی الحقیقت نبی تھا۔ بلکہ اس سبب سے کہ وہ لوگوں میں نبی مشہور ہو گیا تھا ثبوت اس کا یہ ہے کہ اسی باب کی ۹ سے آخری آیت تک اس امر کو ظاہر کرتی ہیں کہ وہ جھوٹا تھا۔ در اصل خدا نے اُسے نبی کر کے نہیں بھیجا تھا۔ اسی طرح حزقی ایل ۲۱: ۳ میں مرقوم ہے۔ "خدا فرماتا ہے کہ تیرے صادقوں اور تیرے بدکاروں کو تیرے درمیان سے کاٹ ڈالونگا"۔ یہاں "صادقوں" سے مراد وہ لوگ ہیں جو ظاہر ہی صادق تھے۔ مگر در اصل اور خدا کی نظر میں نہ تھے۔ اسی لئے وہ "بدکاروں" کے ساتھ رکھے گئے اور ان کا حصہ بھی بدکاروں کے ساتھ مقرر ہے۔ وہ لوگ عام لوگوں کے درمیان "صادق" مشہور تھے۔ لہذا وہ اسی صنعت "تسمیہ شئے بنظر عرف عام" کے قاعدے کے مطابق صادق بولے گئے ہیں۔ اسی طرح متی ۹: ۱۳ میں خداوند مسیح نے فرمایا ہے "کہ میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بلانے آیا ہوں"۔ یعنی ایسے لوگ جو اپنی ہی نظروں میں یا عرف عام میں راستباز ہیں۔ نہ کہ اصل میں اور خدا کی نظر میں۔ اسی انجیل سے لوقا ۲: ۴۸ میں یوسف کو مسیح کا باپ کہا گیا ہے۔ اور آیت ۴۱ میں وہ مسیح کے والدین میں شمار ہوا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ عوام الناس میں مسیح کا باپ مشہور ہو گیا تھا۔ لہذا بنظر عرف عام مسیح کا باپ کہلایا ہے۔ ورنہ در اصل وہ مسیح کا باپ نہ تھا۔ جیسا کہ لوقا ۳: ۲۳ میں وہی انجیل نویس لکھتا ہے کہ "اور (جیسا کہ سمجھا جاتا تھا) یوسف کا بیٹا تھا"۔ یونانی علم ادب بھی ایسے مجازیات سے خالی نہ تھا چنانچہ ہومر اپنی کتاب الیڈ میں منیلاؤس اور اگا ممنون کو بار بار ارٹیوس کے بیٹے کہتا ہے۔ اگرچہ در حقیقت وہ ارٹیوس کے بیٹے پلستھنس کے بیٹے تھے۔ اور یوں وہ ارٹیوس کے پوتے تھے نہ کہ بیٹے۔ کیونکہ ان کا باپ مر چکا تھا جبکہ ابھی وہ بچے ہی تھے۔ اور ان کے دادا نے ان کی پرورش اور تعلیم کروائی تھی۔ اسی وجہ سے وہ عرف عام میں ان کا والد کہلاتا تھا نہ کہ دادا۔ اسی لئے وہ ارٹیوس کے بیٹے مشہور تھے نہ کہ پوتے پھر ۱ کرنتھی ۱: ۲۱ میں فقرہ "منادی کی بے وقوفی" وارد ہوا ہے نہ اس لئے کہ نفس الامر میں انجیل کی منادی "بے وقوفی" تھی۔ بلکہ اس وجہ سے کہ انجیل کے مخالف منادی انجیل کو "بے وقوفی" تصور کرتے تھے۔ مسیحی مذہب کے مخالفوں کے درمیان انجیل کی منادی کرنا عرف عام میں "بے وقوفی" مشہور ہو گیا تھا۔ اور ایسا ہی اب بھی مخالفین سمجھتے ہیں پھر کریتے کے فیلسوف اپیناڈس کو طیطس ۱: ۱۲ میں نبی کہا ہے۔ کیونکہ اس کے ہموطن اس کو نبی سمجھتے تھے۔ جیسا کہ آجکل مسیحی کتابوں اور بولی میں حضرت محمد صاحب کو "عربی نبی" یا صرف نبی لکھا اور بولا جاتا ہے۔ حالانکہ اصل میں وہ نبی نہ تھا۔ اسی طرح دیگر مقامات کو بھی سمجھنا چاہیے۔ مثلاً "دوسری انجیل" (گلاتی ۱: ۶)۔ "آسمان کی انتہا" (یسعیاہ ۱۳: ۵) کیونکہ قدیم زمانہ میں یہ خیال مروجہ عام تھا کہ آسمان کرہ کی شکل میں نہیں ہے۔ بلکہ نصف کرہ کی صورت میں ہیں جو زمین پر ٹکا ہوا ہے اور اس کے سرے زمین سے لگے ہوئے ہیں۔ پس یہاں آسمان کی انتہا سے دور دراز مقامات ہے۔ مگر عرف عام میں "آسمان کی انتہا" بولا گیا ہے۔ نیز دیکھو استثنا ۴: ۳۲۔ ۳۰: ۴۔ نحمیاہ ۱: ۹۔ متی ۲۴: ۳۱۔

ہوم رول اور ایجیٹیشن پر مدراس کے بشپ صاحب کے خیالات

مدراس کے بشپ صاحب نے اپنے حال ہی کے ایک مضمون میں ہوم رول ایجیٹیشن پر حسب ذیل رائے دی ہے۔ اس پولیٹیکل شورش نے جو تمام ہندوستان میں اس وقت پھیل رہی ہے بہت سے ایسے آدمیوں کو جنہیں پولیٹیکل معاملات میں پہلے بہت زیادہ دلچسپی نہ تھی۔ سوال مذکورہ پر بڑی خوفناکی کے ساتھ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ عام معاملات میں کسی قسم کا حصہ لینے سے پرہیز کرنا کسی مسیحی مرد و زن کا حق نہیں ہے۔ برعکس اس کے مسیحی کلیسیا کے ممبران کو ان کی پبلک سپرٹ بلکہ ان کی بہت سی شخصی غیر موزونیت اور بے مذاق کام کو قربان کر کے بہبودی عامہ اور ملک کی عمدہ حکومت کو ترقی دینے میں ہر پہلو سے اپنے آپ کو مشہور و ممتاز کرنا چاہیے۔ مگر سب سے اول بات جو ہم سبھوں کے لئے لازمی ہے وہ مسئلہ حل طلب کا مطالعہ کرنے اور سمجھنے میں سخت کوشش اور سعی کرنا ہے۔۔۔۔ ایک جانب افسروں کی وہ جماعت ہے جو ملکی خدمات میں تعلیم یافتہ ہیں اور جو تمام پولیٹیکل مباحثوں سے علیحدہ رہتے ہیں۔ اور دوسری سمت پر ملکی خدمات کرنے والوں کی وہ جماعت ہے جو پالٹیکس کا بہت ہی تھوڑا علم رکھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ افسران موجودہ شورش میں کوئی حصہ نہیں لے سکتے ہیں۔ جبکہ پولیٹیشنس خداداد قابلیت کا اور حکومت کے ابتدائی اصولوں کا بہت ہی کم لحاظ کرتے ہوئے بعجلت تمام سکیمیں تیار کرتے ہیں۔ غالباً وہ سب سے عمدہ حل جو اس وقت اس اہم مسئلہ کا کر سکتے ہیں یہ ہے کہ جلد بازی سے کوئی عمل نہ کیا جائے اور کہ جب کوئی عمل کیا جائے تو جمہور کا فائدہ سب سے پہلے ہمارے مدنظر ہو۔

ڈاکٹر ایم۔ ڈی اسرائیل کے چند نوٹ

ڈاکٹر ایم۔ ڈی اسرائیل نے جو اس وقت میسوپوٹامیہ میں فوجی چاپلین کے معزز عہدہ پر مامور ہیں اور کام کر رہے ہیں مدراس کے ڈایوسیسن میگزین کے اکتوبر کے پرچہ میں موا بغداد سے ایک مضمون لکھتے ہیں جس میں سے ہم چند ایک بات ناظرین کے فائدہ اور دلچسپی کے لئے یہاں مختصراً درج کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ۔

جب ہم نصریہ کے قریب پہنچے تو ہم نے کچھ فاصلہ پر "کسدیوں کا اُور" دیکھا جو قدیم بزرگ ابرہام کی رہائش گاہ تھی۔ یہ مقام اب کھنڈر پڑا ہے۔۔۔

ہم یہاں ہندوستانی مسیحیوں کی ملاقات ادھر ادھر کرتے پھرے۔ جب ہم ادھر اُدھر سفر کر رہے تھے تو بسا اوقات مجھے صرف ایک یا دو یا تین آدمیوں ہی کے ساتھ عبادت کرنے کا اتفاق پڑا۔ یہ وعدہ کیسا پُر وفا ہے کہ "جب دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہونگے تو میں اُن کے درمیان ہونگا" اور یہ کیسی عمدہ بات ہے کہ یہ وعدہ سچ مچ اور لفظی طور پر پورا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ صرف ایک ہی یا دو شخص کو میں نے کلام سنایا۔ اُن کے ساتھ عبادت کی اور گیت گائے۔ بعض وقت میں ہارمونیم بجاتا۔ اور اکیلا ہی کوئی گیت یا بھجن گایا کرتا تھا۔

نصریہ سے اوپر کی جانب دریائے فرات پر بابل کا شہر ہے۔ اور اب بغداد سے ہم اُس کے بہت ہی قریب ہیں۔ اس وقت ہمیں وہ رستہ یاد آتا ہے جس سے اسرائیلی اسیر دریا سے عبور کر گئے تھے اور اب ہم بھی اُسی راستہ سے عبور کر رہے ہیں جہاں "وہ بیٹھ گئے تھے اور روتے تھے"۔ اور اسی طرح اُن کی اولاد بھی بابل کی اسیری سے رہائی پاکر اسی راستہ سے پار ہوئی تھی۔ اُن کی بڑی تعداد اس وقت بغداد میں موجود ہے۔

بغداد میں ہم نے سوریانی کلیسیا کے بشپ صاحب کو بلایا۔ جنکا تعلق روما کے ساتھ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بغداد میں اس وقت دس ہزار مسیحی ہیں جن میں سے اکثر کسدی اور سوریانی ہیں۔ اور چند ایک ارمنی بھی ہیں۔ یہاں برٹش معرکہ کے متعلق تقریباً پانچ عارضی انگریزی گرجے ہیں۔ ان میں سے ایک گرجے میں جس میں ہم نے ہندوستانیوں کے ساتھ عبادت کی۔ انگلیکن۔ نانکنفرمسٹ اور رومن کیتھولک مسیحی جماعتوں نے یکے بعد دیگرے عبادت کی۔ اتوار کے روز اُس گرجے میں انگریزی اُردو لاطینی تامل اور پنجابی زبانوں میں کم از کم سات عبادتیں ہوا کرتی ہیں۔ جب یہ عبادتیں اس قدر متفرق زبانوں میں ہوا کرتی ہیں تو نزدیک ہی چار اور گرجے ہیں جو یہاں کے مسیحیوں سے متعلق ہیں۔ جو اپنی اپنی عبادتیں کسدی۔ سوریانی۔ عربی اور ارمنی زبانوں میں کیا کرتے ہیں۔ آہا! یہ کیسی عجیب و غریب متفرق زبانیں اور ان متفرق زبانوں میں متفرق طریقوں پر عبادتیں ہوا کرتی ہیں!!! ان سے کلیسیا کی قوت اور عمومیت نمایاں ہے

ایک اتوار کو میرے پاس پنجابی۔ مرہٹی۔ ہندوستانی تیلگو اور تامل پانچ متفرق زبانوں کے پانچ آدمی عبادت کرنے کے لئے آئے اور وہ ایک دوسرے کی زبان بالکل نہ سمجھتے تھے۔ جسکا نتیجہ یہ تھا کہ میں چھٹی زبان انگریزی جانتا تھا۔ جس کو وہ سب کچھ سمجھ سکتے تھے۔ اس طرح سے میں تین زبانیں بولتا تھا۔





ہندوستانی مسیحیوں کا تعلق ہندوستان کیساتھ

آجکل یہ حقیقت ہماری نظروں کے سامنے ہے کہ ہندوستانی مسیحی جماعت قدیم ہندوستان اور اُس کے ہمعصر خیالات اور تحریکات کے ساتھ بڑی عجلت کے ساتھ اپنا تعلق از سرنو قایم کر رہی ہے اور یہ حقیقت اُس بیان سے بھی تصدیق پاتی ہے جو سری آل انڈیا کرسچن کانفرنس کے پریذیڈنٹ آنریبل مسٹر مدھوسودن داس نے گزشتہ سال مدراس میں اپنے ایڈریس کے درمیان کیا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا تھا کہ ہم ہندوستانی ہیں۔ ہندوستانی خون ہماری رگوں میں رواں ہے۔ ہندوستانی تاریخ اور ہندوستانی روایات وہ چشمے ہیں جن سے ہم اپنی تحریک اور جوش حاصل کرتے ہیں۔ مستقبل ہندوستان کے لئے ہماری تمام امیدوں کی بنیاد ہندوستان کے جلیل القدر کاموں پر ہے۔“

ہوم رول سکیم پر اچھوت جاتی کا اعتراض

ایک اچھوت جاتی کی طرف سے حال ہی میں سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ایک مضمون شایع ہوا ہے جس میں ہوم رول اور اسکی سکیموں پر اچھوت جاتی کی طرف سے نہایت معقول اور موجودہ حالات کے مطابق جن کے اندر اچھوت جاتی اس وقت زندہ ہے۔ اعتراضات کئے گئے ہیں۔ اس کا بیان ہے کہ ہندوستان کی سلف گورنمنٹ یا ہوم رول سے کم و بیش مراد ”ہندو رول“ ہے۔ ہندو دھرم نے فی الحال اس قدر ترقی نہیں کی ہے کہ وہ مسیحیوں اور اچھوت جاتیوں کو جو ہندوستان کی آبادی کا ⅙ ہیں۔ اپنے مساوی سوشیل یا مذہبی حقوق دے سکے۔ حتیٰ کہ ایسے زمانہ میں جبکہ برٹش عیسائی حکمرانی ہندوستان کے راجاؤں اور دہقانوں ہر دو پر مسلط ہے ایسی مثالیں عام ہیں کہ ان پر بوجہ اچھوت ہونے کے ظلم و تشدد ہوتے رہتے ہیں۔ ہندو سرکاری افسران بھی بے دریغ ہو کر ان غریبوں کو ستاتے رہتے ہیں۔ جبکہ یہ اچھوت جاتی کے لوگ ہندوؤں اور محمدیوں جیسا سلوک کئے جانے کا اُن سے مطالبہ کرتے ہیں مسیحی اور محمدی لوگ ہندوؤں کے ساتھ ایک کنوئیں پر پانی بھرتے ہیں۔ مگر اچھوت جاتی کے لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔ بازاری پولیٹیشنوں کی طرف سے نیچ ذات کے لوگوں کی تعلیم کی بابت بہت کچھ کہا جاتا ہے۔ مگر وہ ان کو ہر صورت سے تعلیمی معاملات سے محروم ہی رکھتے ہیں۔ ایسے زمانہ میں جبکہ سلطنت برطانیہ اس امر کی مدعی ہے کہ ہمارے راج میں شیر و بکری ایک ہی گھاٹ پانی پیتے ہیں مگر اچھوت جاتی کے بچے اعلیٰ درجے کے ہندوؤں کے بچوں کے ساتھ ایک ہی مدرسہ یا جماعت میں ہرگز تعلیم نہیں پا سکتے۔ اچھوت جاتیوں میں سے جو لوگ مسیحی یا آریہ سماجی ہو گئے ہیں اگر وہ کسی گاؤں کے دیگر باشندوں کے ساتھ سوشیل یا مذہبی مساوی حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں تو انکو بہت ہی ستایا جاتا ہے۔

جس قسم کے پولیٹیشنوں کا اوپر ذکر ہو چکا ہے وہ ہندوستان میں رنگ کا بہت ہی لحاظ رکھتے ہیں۔ وہ شکایت کرتے ہیں کہ انہیں یورپین شہری بھائیوں کے برابر نہ تو ان سے سلوک کیا جاتا ہے اور نہ ہی اُن کے برابر اُن کو حقوق ملتے ہیں۔ نامہ نگار کہتا ہے کہ میں ان سے پوچھتا ہوں کیا آپ اُن کو اپنے برابر حقوق دے سکتے ہیں۔ جو آپ ہی لوگوں کے بھائی ہیں۔ مگر نیچ یا اچھوت جاتی ہونے کا دھبہ اُن کے ماتھوں پر ہے۔ جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ایسا ہی تم بھی اُن کے ساتھ کرو اگر ہوم رول ہندوستان کو دیئے جانے سے ہماری صورت ویسی ہی ہو جائے گی جیسی کہ سو سال پیشتر تھی تو ہم ہوم رول کو اپنے دوستوں حامیان ہوم رول کو دور ہی سے سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم موجودہ حالات سے بہت ہی خوش ہیں اور مطمئن ہیں۔ قبل ازیں کہ مسٹر مانٹیگو ایسے حامیان ہوم رول کو کسی قسم کی پولیٹیکل رعائتیں عطا فرما دیں وہ نیچ اور اچھوت جاتیوں کی بابت بھی غور فرما دیں۔

کوریانی حروف تہجی

ہم قبل ازیں اسی پرچہ میں کسی نوٹ کے اندر اُس قدیم روایت کا ذکر کر آئے ہیں جو ابن اللہ کے دنیا میں مجسم ہونے اور اُس کی غائیت کی بابت مروج ہے اور جو اُن کے درمیان مسیحی مذہب کی اشاعت میں بڑی ممد و معاون اور سہولیت رساں ہے۔ مزید براں کوریانی حروف تہجی کی تیاری جو حال ہی میں مکمل ہو چکی ہے۔ ایک اور ذریعہ اور مفید وسیلہ اشاعت انجیل کا اس ملک میں پیدا ہو گیا ہے۔ پانچ صدیوں سے کوریانی علم ادب کا انحصار چینی حروف تہجی اور رسم الخط پر تھا۔ یہ چینی رسم الخط کسی قسم کے حروف ہجا پر منحصر نہ تھا۔ بلکہ اُن اشیاء کی تصویر تھیں جو اُن سے مقصود و مفہوم تھیں۔ مثلاً پھاٹک کی تصویر سے مراد پھاٹک تھا۔ مگر اُس کے درمیان ایک مربع شکل بنانے سے اُس سے مراد منہ کی سمجھی جاتی تھی۔ اور وہ سوال کا نشان بھی تصور

ہوتا تھا۔ کیونکہ سوال آخر زبان ہی سے پوچھا جاتا ہے۔ عورت کی معمولی تصویر سے مراد عورت ہے اگر اس کے اوپر چھت کی تصویر بنا دیجائے تو اس سے گھر والی سمجھا جاتا ہے۔ اگر ایک ہی چھت کے نیچے دو عورتوں کی تصویر ہو تو وہ دکھ اور تکلیف کی علامت ہے چھت کے نیچے اگر سور کی تصویر ہو تو وہ لفظ گھر کے مشابہ ہوتا ہے۔ طالب علم کو کم از کم ایسے پانچ ہزار الفاظ سیکھنے پڑتے تھے جس کے لئے سات سال کی سخت محنت درکار ہوتی تھی

ایسی سخت تکلیف اور دیگر مشکلات کو دیکھ کر شاہ کوریا نے اس میں اصلاح کرنے کی ٹھان لی اور تین آدمیوں کی ایک کمیٹی نو زبانی حروف ہجا تیار کرنے کے لئے قائم کر دی۔ چھ ماہ کے بعد یہ کمیٹی ۲۸ حروف ہجا تیار کر کے لائی اور بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا۔ یہ حروف دنیا بھر کے حروف ہجا کی بہ نسبت نہایت ہی سادہ ہیں۔ ہر حرف کی ایک ہی آواز ہے اور اس زبان کے ہر لفظ کا ہجا اس کی آواز کے مطابق ہے۔ ایک ہفتہ میں یہ جدید کوریائی حروف بہ آسانی سیکھ لئے جاتے ہیں ایک ہزار آدمیوں نے صرف چار دن میں انہیں سیکھ لیا ہے۔ ایک چھوٹی امریکن لڑکی نے جو کوریائی زبان بول سکتی تھی صرف ۴۸ گھنٹے میں یہ حروف سیکھ لئے۔ یہ مسیحی مذہب کے کوریا میں پھیلانے کا دوسرا ایک بڑا وسیلہ ہے۔

بدھ مت کوریا سے نکال دیا گیا ہے

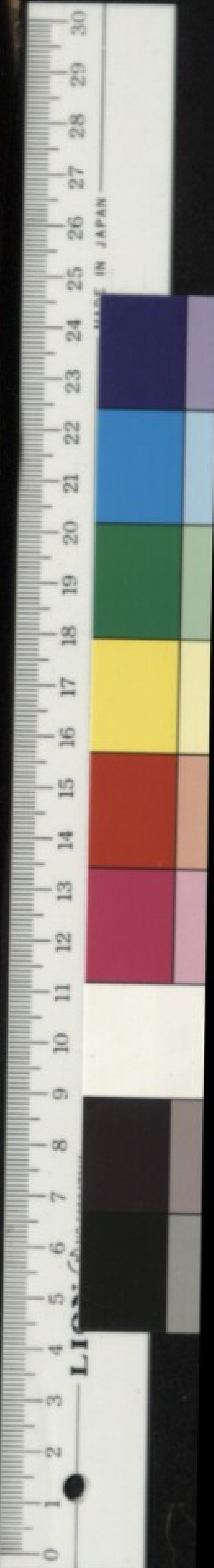
پانچ صدیاں گزریں ہیں جبکہ بدھ مت کا زور کوریا میں ایسا ہی تھا جیسا کہ اب جاپان میں ہے۔ ہر خاندان کا ہر تیسرا لڑکا بدھ مت کا پجاری بننے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ اور بدھ مت کا بڑا سردار پجاری بادشاہ کے برابر ہو کر محل شاہی میں رہا کرتا تھا۔ سلطنت میں زیادہ رسوخ حاصل کرنے اور اس سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی غرض سے یہ لوگ جھوٹے معجزے کر کے بادشاہ کو دھوکا دے کر اپنا مطلب پورا کیا کرتے تھے۔ مگر جب ان کا راز فاش ہو گیا تو ایسے پجاری فوراً محل شاہی سے بدر کر دیئے گئے اور بدھ مت ہمیشہ کے لئے کوریا کو خیرباد کہہ گیا بدھ مت کے پجاریوں کے تمام تمدنی حقوق مارے گئے۔ اور حکم دیا گیا کہ وہ لوگوں کے ہاں ہرگز نہ جایا کریں۔ اور سیول کے پھاٹکوں میں داخل ہونا بدھ مت کے پجاریوں کے لئے بڑا سخت جرم تصور ہوتا ہے۔ جبکہ مشنری صاحبان کوریا میں وارد ہوئے تو بدھ مت کے پجاریوں کو ان کی مخالفت میں ایک لفظ بھی بولنے کی مجال نہ تھی۔ اور جو معدودے چند بدھ مت کے پجاری رہ گئے تھے وہ اب بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ اور یوں باشندگان کوریا کا ضمیر اس خرابی اور سخت غلامی سے آزاد ہو گیا ہے۔ یہ کوریا میں مسیحی مذہب کی اشاعت میں بڑی قسم کی مدد ہے۔

ایک جاپانی مسیحی عورت کا امریکہ سے خوش اعتقادی

ایک امریکن اخبار میں مرقوم ہے کہ سادورن پریسبٹیرین بورڈ کی جاپان مشن میں پرانے مبشران انجیل میں سے ایک شخص کی والدہ جب مسیحی ہو گئی تھی تو ہر روز امریکہ ہی کیطرف منہ کر کے سویا کرتی تھی وہ کہا کرتی تھی کہ کیونکہ امریکہ مغرب میں ہے اور امریکہ ہی سے میری بڑی روشنی آئی ہے لہٰذا اس نے اپنے مرنے سے پیشتر وصیت کر دی تھی کہ جب میں مروں تو میرا منہ امریکہ ہی کیطرف کر کے مجھے دفن کرنا۔ چنانچہ اس کی وفات پر ویسا ہی عمل کیا گیا۔ اس کی وفات کے بعد اس کا ایک دوست اس کا منہ دیکھنے کے لئے اس کے تابوت پاس آیا اور بولا کہ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی مسیحی فوت ہو جاتا ہے تو وہ کیسا نظر آتا ہے۔ کیونکہ وہ بڑی خوشی کے ساتھ جان بحق ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس پر اطمینان چہرہ پر ایک ہی نظر ڈالنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کی زندگی میں کوئی ایسی بات تھی جس کا مجھ کو کوئی تجربہ نہیں۔ یہ شخص اسوقت جاپان کے شہر ساگا کی کلیسیا کا خزانچی ہے۔

سب سے پہلی برہمی عورت جو گریجویٹ ہوئی ہے

سب سے پہلی برہمی عورت جو گریجویٹ ہوئی ہے۔ وہ ایک مسیحی والدین کی بیٹی ہے۔ اسکا نام ماساڈوسا ہے جس نے رنگون کے بیپٹسٹ کالج میں ۱۹۰۶ء کے اندر مقررہ امتحانات پاس کرنے کے بعد کلکتہ کے طبی گورنمنٹ کالج میں تعلیم پائی اور دو سال کے اندر اپنا کورس ختم کر کے پاس کر لیا۔ اس کے بعد دو سال تک وہ اعلیٰ طبی تعلیم حاصل کرتی رہی اور ڈبلن کے رائل کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز میں سے ڈپلومے حاصل کئے۔ جب ۱۹۱۳ء میں وہ اپنے وطن کو واپس آئی تو رنگون کے جنرل ہاسپٹل میں جو رنگون میں گورنمنٹ کا ایک بڑا انسٹیٹیوٹ ہے اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئی دوسرے سال وہ رنگون کے ڈفرن میٹرنٹی ہاسپٹل میں ملازم ہو گئی جہاں پر کہ وہ برہمی نرسوں کو تعلیم دینے اور اس بڑے ہسپتال کی تمام خدمات مفوضہ کو بڑی کامیابی کے ساتھ چلا رہی ہے وہ ایک نہایت ہی جانثار اور ہر نیک کام میں مدد دینے



انگریزوں کا سب سے پہلا جنگی مدعا

لارڈ رابرٹ سیسل نے حال ہی میں خیمزارچ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جہاں کہیں جرمنی کا تعلق رہا ہے۔ وہاں کے ملک میں میلان طبیعت یہی رہا ہے کہ اُن کو وہاں پر کسی قسم کا جرم کرنے سے کوئی قانون کوئی اخلاق یا کوئی مذہب روک نہیں سکتا خواہ وہ جرم کیسا ہی ہولناک کیوں نہ ہو۔ مگر خطرہ صرف یہی ہے کہ وہ جرمن مغاو کے لئے کیا جائے یہی میلان طبیعت ہے جس کے سبب سے ہم نے لڑنا ہے۔ اور جبتک کہ جرمنی ہمیشہ تک کے لئے مات نہ کر دیا جائے تب تک ہماری کسی قسم کی سلامتی نہیں ہوسکتی۔ بعض لوگ یقین کرتے ہیں کہ اہل جرمن صلح کے آرزومند ہیں۔ لیکن اس امر کا ایک ثبوت یہ ہے۔ کہ آیا وہ بلجیم کو بحال کر اور جو غارتیاں اُنہوں نے وہاں بپا کی ہیں اُن کی تلافی میں بلجیم کو تاوان دینے پر رضی ہیں جرمن کو اس سوال کا جواب دینے پر چیلنج دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ صلح کے معاملہ میں تمہاری سنجیدگی کا یہ معیار ہے۔ مگر جرمن گورنمنٹ کی جانب سے کوئی جواب نہیں ملا پس کوئی شخص اس امر میں شک نہیں کرسکتا کہ جرمن گورنمنٹ کی آج وہی طبیعت ہے جو اس وقت تھی جبکہ اُس نے یورپ کو جنگ میں دھکیل دیا تھا۔ تاوقتیکہ یہ طبیعت اُس کی بدل نہ جائے ہم مجرم ہوں گے اگر ہم یہ خیال کریں کہ اس قسم کی طاقت کے ساتھ کوئی دائمی صلح ہوسکتی ہے۔ لارڈ رابرٹ سیسل نے کہا کہ ہمارے جنگی مدعاوں میں سے پہلا مدعا فتح ہے۔ اور یہی مدعا ہونا بھی چاہیئے۔

گزشتہ دو سال ہماری فتح ہی رہی

فرانس میں لڑائیوں کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ رابرٹ سیسل نے کہا کہ گزشتہ دو برسوں میں برٹش افواج اور جرمن کے ساتھ کوئی بھی ایسی لڑائی نہیں ہوئی جس میں جرمن زمین چھوڑ دینے پر مجبور نہیں کر دیئے گئے۔ میں اس یقین پر سوال یا شک نہیں کرسکتا جو میں جانتا ہوں کہ وہ اشخاص رکھتے ہیں جو فرانس میں ہماری فوج اور کمانڈروں کا بہترین موازنہ کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ وہ صرف عمدہ میدان کی درخواست کرتے ہیں اور کسی مہربانی کی درخواست نہیں کرتے۔ اور وہ پورا پورا یقین رکھتے ہیں کہ ہم موقعہ پہ جرمن کو مات کرسکتے ہیں۔ ہم نے عملی طور پر ہر ایک جرمن نوآبادی لے لی ہے۔ اور فلسطین میں ہماری فتوحات بالیقین جرمن کو سوچنے کا موقعہ دیں گی۔ اس کے بعد میسوپوٹامیہ ہے جس طرف ہم نظر ڈالتے ہیں ہم بہر نہج کہہ سکتے ہیں کہ جرمنوں نے برٹش علاقہ کا ایک مربع انچ بھی نہیں لیا۔

میکسمالسٹ اور مینیمالسٹ

روسی خبروں میں ان دونوں قسموں کے فریقوں کا بسا اوقات ذکر آتا رہا ہے۔ اور اب بھی برابر آتا ہے۔ مگر تاحال یہ معمہ ہی رہا ہے۔ اور جو کچھ حل ان دونوں لفظوں کا کیا گیا ہے وہ تاحال قیاسی ہے حقیقی نہیں ہے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے گزشتہ ماہ کے کسی آخری پرچہ میں کسی شخص نے اڈیٹر سول اینڈ ملٹری گزٹ سے ان کی اصلیت اور ماہیت کی بابت استفسار کیا ہے۔ اس کے جواب میں اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ہم اسبات کا بالضرور اقرار کرتے ہیں کہ اصطلاح میکسمالسٹ کی اصلی حقیقت کے بارے میں ہم بہت ہی غیر معین ہیں لیکن چونکہ یہ لفظ اکثر مینیمالسٹ لفظ کے بالمقابل مستعمل ہوتا آیا ہے۔ اس لئے بخوبی ظاہر ہے کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو میکسیمم یا انتہائی پالیسی کا حامی ہے۔ ہم نے ولایت کے اخباروں میں اس اصطلاح کی خاطر خواہ تشریح کے لئے ایسے بہت سے مضامین تلاش کرنے کی بے فائدہ کوشش کی ہے جن میں روسی مشکلات کی توضیح کی گئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصطلاح اُس بغاوت میں عام طور پر مستعمل ہوئی ہے۔ جو ماہ جولائی کے قریب پیٹروگراڈ میں ہوئی تھی۔ سب سے زیادہ قرین قیاس تشریح اس لفظ کی جو ہم پاسکتے ہیں وہ ہے جو ڈاکٹر ہیجر گ رائیٹ کے ایک مضمون کے نہایت ہی مشرح فقرہ میں پائی جاتی ہے جو کنٹیمپوریری ریویو کے ستمبر نمبر میں شائع ہوا تھا۔ اور وہ فقرہ یہ ہے۔ "سوشیل ڈیموکریٹیس بولشیویکی اور مینشویکی میں منقسم ہیں۔ انگریزی اخباروں میں اُن کا بیان اکثر میکسیمالسٹ اور مینیمالسٹ سے ہوا کرتا ہے۔ مگر یہ الفاظ دھوکا دینے والے ہیں۔ اور ان سے اُن کا روسی استعمال واضح نہیں ہوتا۔ روس میں میکالسٹس اور مینیمالسٹس سے سوشیل انقلابات مراد ہیں نہ کہ سوشیل ڈیموکریٹوں کے انقلابات"۔

دعا کی درخواست

ہمارے معزز اور پیارے بھائی پادری آر۔ ایم واعظ صاحب حسب ذیل درخواست کرتے ہیں کہ بندہ واعظ پانچ مہینے سے بیمار ہے۔ آجکل زیادہ تکلیف ہے۔ علاج کے واسطے گوجرانوالہ میں آیا ہوا ہے۔ کلیسیا سے درخواست ہے کہ وہ واعظ بیمار کے واسطے دعا کریں۔ کہ اگر خدا کی مرضی ہو تو وہ اُسے میری خدمت کے واسطے تندرستی اور سلامتی بخشے۔ دعا کا خواستگار۔ واعظ بیمار"۔ ہم اپنے پیارے بھائی

سے بیمار پرسی کرتے ہیں۔ اور خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ اگر اس کی مرضی ہو تو وہ ہمارے بھائی کو جلد صحت و سلامتی سے بیماری کے بستر پر سے اُٹھائے اور اپنے جلالی خدمت میں اسے طاقت اور ہمت بخشے۔ ہماری دلی دعا خداوند سے یہی ہے۔ آپ کا پتہ یہ ہے۔ بمکان چوہدری جلال الدین عنبر۔ بی۔ اے نائب تحصیلدار۔ گوجرانوالہ۔

اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکلجانا آسان ہے

امریکہ کے ایک عبرانی مسیحی نے حال ہی میں ایک کتاب شائع کی ہے جسکا نام فلسطین اور بائبل ہے۔ اس میں اُس نے اِس آیت کی بڑی تشریح کی ہے کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکلجانا اِس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو (متی ۱۹: ۲۴) مصنف بیان کرتا ہے کہ مشرق میں شہر کے پھاٹک غروب آفتاب کے وقت بند ہوجاتے ہیں۔ مگر ان پھاٹکوں میں ایک اور چھوٹا سا دروازہ کاٹ کر بنایا ہوا ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ آدمی بھی اندر آسکتے ہیں جو دیر سے شہر میں آتے ہیں۔ یہ دروازہ بعض اوقات ایسا کافی ہوتا ہے کہ اونٹ بھی سکڑ کر اُس میں سے گذر سکتا ہے۔ مگر لدے ہوئے جانور ٹھہر جاتے اور آگے بڑھ نہیں سکتے۔ اس کا بار اُس کے اندر داخل ہونے میں حائل ہوتا ہے۔ یہی حالت دولتمندوں کی ہے۔ اگر دولتمند نے خدا کی بادشاہت کے اندر داخل ہونا ہے تو اُس کو لازم ہے کہ وہ اُن بوجھوں کو دور کردے جو اُس کے اندر داخل ہونے کی سدراہ ہیں۔

ملک کوریا کی ایک عجیب وغریب روایت ایک امریکن مشنری صاحب جو کوریا کے بادشاہ کے مشیر خاص میں چین تک رہ چکے ہیں۔ ایک امریکن اخبار میں اُن تین واقعات کا ذکر کرتے ہوئے جو کوریا کی تاریخ میں یگانہ ہیں اور جن سے اُس ملک میں انجیل کے لئے راہ تیار ہوگئی ہے پہلے واقعہ کا یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ ہزاروں برس گزرے کہ خدا نے کوریا میں ایک قصبہ جڑے قایم کردیا ہے جو کوریائی تہذیب کی بیخ و بن ہے۔ وہاں ونگ (یعنی خالق) کا ایک بیٹا تھا جس کا نام دہان ان تھا۔ اُس بیٹے نے اپنے باپ سے کہا کہ میں زمین پر جانا اور وہاں ایک بادشاہت قایم کرنا چاہتا ہوں۔ اُس کے والد نے اُسے اجازت دے دی۔ اور وہ ہان ان ہوا کی صورت میں زمین پر آگیا۔ یہ ہوا ایک کنواری کے گرد چلی۔ اور اُس سے ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام تنگن رکھا گیا جس نے قبل از مسیح ۲۳۳۴ برس کوریائی تہذیب کی بنا ڈالی جب مسیحی مشنری کوریا میں گئے اور اُنہوں نے خدا کے بیٹے کا وہاں ذکر کیا جو آسمان سے زمین پر آیا تھا تو کوریا کے باشندوں نے کہا کہ آپ لوگ اُس پیشینگوئی کا تاریخی ثبوت ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں جو چار ہزار برسوں سے ہمارے علم الاصنام کے اندر موجود ہے۔ ہاں ہم اُس کا یقین کرتے ہیں ۞

ریڈ کراس یا صلیب احمر کی وجہ تسمیہ

یہ امر دلچسپی اور واقفیت سے خالی نہ ہوگا اگر ہم ریڈ کراس یا صلیب احمر کی حقیقت و آغاز اور اُس کی وجہ تسمیہ اور قدامت کا حال ہدیہ ناظرین کریں۔ ہمعصر کوکب ہند بحوالہ "سائینس آف دی ٹائمز" اس کی اصلیت کی بابت یوں رقمطراز ہے۔

سنہ ۱۸۵۹ء کے وسط موسم گرما میں بمقام سولفیرینو واقعہ شمالی اٹلی ایک بڑا جنگ ہوا تھا جس میں فرانس اور سارڈینیا کی متحدہ افواج نے آسٹروی فوج کو شکست دی تھی۔ اس خوفناک جنگ وجدل کے اختتام پر میدان جنگ میں ۳۵ ہزار آدمی قتل اور مجروح پڑے ہوئے تھے مگر انکی امداد کے لئے کوئی کافی امداد نہ تھی بہت دنوں تک بہت سے آدمی جس جس جگہ مرے یا زخمی ہوئے تھے وہیں پڑے رہے اور کوئی انکا پرسان حال نہ تھا سوئٹزرلینڈ کا ایک متمول شریف نژاد شخص ہنری ڈیونانٹ نامے سخت خطرناک حالات کے درمیان میدان جنگ سے گزرا اور اُس نظارہ کو دیکھکر اُسکے دل میں جوش آگیا جسقدر ڈاکٹر اسوقت میدان جنگ میں موجود تھے مگر اُس نے حتی الوسع ہر ممکن امداد دی اور بہتوں کو موت کے خطرہ سے بچالیا۔

جب وہ اپنے وطن میں پہنچا تو اُس نے سولفیرینو کے میدان جنگ کا سارا قصہ قلمبند کیا یکجا کردیئے اور ایک سرکلر دنیا کی تمام قوموں کے نام جاری کیا کہ وہ ایک دنیا بھر کی سوسائٹی قائم اور مرتب کریں تاکہ جنگی میدانوں میں مجروح سپاہیوں کی خبر لیجا دے۔

انکی اس تحریک کا نتیجہ ہوا کہ جنیوا واقعہ سوئٹزرلینڈ میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی اور اُس میں دنیا کی گیارہ قوموں نے دنیا بھر کی ایک سوسائٹی مرتب کرنیکا فیصلہ کرلیا اور یہ رائے پاس ہوئی کہ اس سوسائٹی کے ممبران معاونین ہسپتالوں اور بیماروں اور زخمیوں کو میدان جنگ میں کسی قسم کی ایذا پہنچائی نہ جائے۔ اور تاکہ اس سوسائٹی کے تمام ممبر اور سامان خطرات سے محفوظ و مامون رہیں گیارہ قوموں کے نمائندگان نے ایک نشان اس سوسائٹی کیلئے مقرر کرنیکی تجویز پاس کی۔ یہ نشان ریڈ کراس یا صلیب احمر ہے جو سفید رنگ کے کپڑے یا کاغذ پر بنائی جاتی ہے اور جو سوئٹزرلینڈ کے جھنڈے کا جواب ہے

تربیت بچگان

حصہ اوّل

بچہ آدمی کا باپ ہے۔

اگر آپ اپنے بچہ کو تندرست خوش مزاج اور نیک سیرت بنانا چاہتی ہیں تو آپ کے لئے اسبات کا علم ہونا کہ اس بارے میں میرے کیا فرائض ہیں نہایت ضروری امر ہے ✧

تم کو ویسا ہی بننا چاہیئے جیسا تم اپنے بچے کو بنانا چاہتی ہو۔

بہ نسبت تمہارے کہنے کے وہ تمہارے فعلوں کی بہت اچھی طرح سے نقل کریگا۔ اگر وہ تم کو کچھ خورد و نوش کرتے ہوئے دیکھیگا وہ بعینہ تمہاری نقل کریگا۔ خواہ وہ چیز بری ہو خواہ اچھی۔ اگر تم اُسے دھمکاتی یا مارتی تو وہ بھی ویسا ہی عمل میں لائے گا۔ اگر تم کو ہمیشہ اپنے آپ پر قابو ہے اور ساتھ ہی صابر۔ حلیم اور مستقل مزاج ہو تو ضروری بچہ خوش خلقی مہربانی اور اطاعت سیکھ لیگا۔ مگر ہم کو شروع ہی سے محتاط رہنا چاہیئے ✧

جب تمہارا بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اور تم اُس کو پالنا شروع کرتی ہو جیسی تم ہو۔ اور جو کچھ تم کرتی اور کھاتی پیتی ہو تم اُس کو تندرست۔ خوش۔ بیمار یا ناخوش بناتی ہو۔ اگر تم دودھ پلانے سے پیشتر غصے میں ہو تو تمہارا دودھ خراب ہو جائیگا اور اُسے چڑچڑا بنا کر تکلیف دیگا۔ اگر تم کوئی نشی نشے استعمال کروگی تو یہ بھی اُس کو پہونچ جائے گی۔ اور وہ بڑا ہونے پر منشی اشیاء کا حاجتمند ہوگا ✧

عادات

جس وقت سے بچہ پیدا ہوتا ہے وہ عادات سیکھتا ہے جو کہ شروع ہی میں سدھر سکتی ہیں بیشتر اس کے کہ وہ زبان سے کام لے سکے وہ دیکھتا رہتا کہ تم کس قسم کے آدمی ہو۔ اور جلدی جانتے لگ جاتا ہے کہ تمہیں کس چیز کی پرواہ ہے۔ کام کو لفظوں کی نسبت اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اگر ہو سکے تو اپنے بچے کو خود پالو۔ حتیٰ کہ وہ نو مہینہ کا ہو جائے۔ اور تم وہ چیزیں کھانے پینے میں استعمال کرو جن سے کہ اس کی پرورش بہت اچھی طرح پر ہو۔ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ تم میں سے اکثروں کے لئے یہ مشکل ہے۔ گر دودھ اور کچھڑی زیادہ مفید زود ہضم اور سستی غذائیں ہیں ✧

خوراک میں باقاعدگی۔

بچے کو خوراک باقاعدہ دینی چاہیئے۔ مگر بار بار نہ دینی چاہیئے۔ جب تک کہ بچہ چھ ہفتوں کا نہیں ہو جاتا۔ بہت کم غذا ہضم کرسکتا ہے۔ اس وجہ سے اتنے چھوٹے بچے کو ہر دو گھنٹے کے بعد کچھ دودھ پلا دینا چاہیئے بشرطیکہ وہ جاگتا ہو ✧

رات کو سوتے وقت جب کسی قسم کا شور و غل نہ ہو تو اس کو کچھ دودھ پینے کو دو۔ اور بعد ازاں رات کو صرف ایک دفعہ بہ نسبت اس کے وہ ہمیشہ اپنی بھوک کا خیال کرتا ہے۔ وہ جلدی ہی سیکھ لیگا کہ اُسے خوراک کے لئے رونے کی ضرورت نہیں۔ اس طرح سے وہ بہت خوش رہیگا اور خود بھی سیکھیگا ✧

جب بچہ روتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ بھوکا ہو۔ اُس کو عین وقت مقررہ پر خوراک دو۔ اور اگر وہ روتا ہو تو معلوم کرو کہ کہیں وہ بھیگا ہوا یا تنگ کپڑوں کے سبب سے بے چین تو نہیں ہے۔ اگر فی الحقیقت ایسا ہی ہو تو اُسے فوراً درست کرو۔ اُس کی پوشاک اور کپڑے کی بالکل ڈھیلی خشک اور صاف ہونی چاہیئے جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ زیادہ مقدار میں دودھ پی سکتا ہے۔ اُس کو ہر سہ گھنٹہ کے بعد اور بعد ازاں متواتر چار گھنٹہ کے بعد خوراک دینی چاہیئے۔

دودھ مکمل غذا ہے۔

بچے کی خوراک تاوقتیکہ وہ نو ماہ کا نہ ہو جاوے سوائے دودھ کے اور کچھ نہیں ہونی چاہیئے اسبات کی زیادہ احتیاط لازم ہے کہ اُس کو چپ رکھنے کے لئے خواہ کبھی بھی روٹی یا چاولوں کا چمچہ یا کوئی نشی نشے مثلاً پوست یا افیم وغیرہ نہ دینی چاہیئے۔ اگر تم کسی وجہ سے اُس کی پرورش کرنے سے عاری ہو تو اُسے گائے کا دودھ جس میں نصف حصہ پانی اور تھوڑی سی چینی ملا کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ گائے کا دودھ تمہارے دودھ کی نسبت زیادہ طاقتور اور کم میٹھا ہوتا ہے۔ دودھ اور پانی کو اُبال کر گرم گرم پلاؤ حسب دستور مذکورہ بالا خوراک اعتدال کے ساتھ دینی چاہیئے تاوقتیکہ وہ ایک ماہ کا نہ ہو جاوے اُس کے لئے دو چمچہ تک دودھ ایک وقت کے کافی ہے۔ دودھ پیتے وقت اُسے سونے نہ دو۔ تاکہ وہ بخوبی تمام پی سکے۔ جونہی کہ وہ بڑا ہوتا جاتا ہے۔ اُس کی خوراک میں بھی اضافہ ہونا چاہیئے اور بہ نسبت پہلے کے پانی کی مقدار بھی کم ہونی چاہیئے۔

سہ ماہ کا بچہ آدھ چھٹے دودھ بآسانی پی سکتا ہے مگر اُسے باقاعدہ ہر سہ گھنٹہ کے بعد دینا چاہیئے چھ ماہ کا بچہ پیالہ بھر دودھ ایک وقت پر بخوبی پی سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ تندرست و توانا ہو۔ مگر وقفہ خوراک میں چار گھنٹہ ہونا لازمی ہے۔

اگر اُسے بدہضمی یا اسہال ہو تو اُس میں چونے کے مقطر پانی کی کچھ مقدار ملا دینی چاہیئے۔ اور اگر قبض کی شکایت ہو تو بجائے پانی کے جوشاندہ جو ملانا مناسب ہوگا ✧

نوٹ

صاف جو کو لیکر کسی کھلے برتن میں رکھکر اوپر سے کھولتا ہوا پانی ڈالو اسے اُسی طرح کچھ وقت تک پڑا رہنے دو۔ ٹھنڈا ہو جانے پر پانی چھان کر علیحدہ صاف بوتل میں رکھو اور استعمال میں لاؤ۔ دودھ کے لئے

باٹکر، سادہ اور صاف بوتل بغیر نال کے ہونی چاہیے اور جس کے منہ پر ربڑ کا مصنوعی پستان ہو استعمال کرنی چاہیئے۔ بچے کو دودھ پلانے کے بعد باقیماندہ بوتل کا دودھ فوراً پھینک دو۔ بوتل اور پستان ہر دو چیزوں کو برش کے ساتھ خوب صاف کرکے دھو ڈالو۔ ان ہر دو کو الگ کرکے گرم پانی کے گلاس پر رکھنا مناسب ہوگا

نیند

میں نے کہا کہ بچے کو سونے کے بعد ایک دفعہ سے زیادہ دودھ نہیں دینا چاہیئے۔ یہ بہت اچھا ہوگا اگر وہ تمہارے ساتھ ایک ہی بسترہ پر نہیں سوتا۔ اس کو ایک علیحدہ پنگوڑہ میں سلانا چاہیئے۔ بچے کے لئے علیحدہ سونا بہت اچھا ہوگا۔ یہ اس کے لئے ایک جزو صحت ہے۔ اس طرح دودھ کی ہر وقت بو نہ آنے سے بار بار دودھ کا خواہشمند بھی نہ رہیگا۔

تازہ ہوا

خوراک کی طرح بچے کو تازہ ہوا کا ملنا بھی ضروری ہے۔ رات دن دروازے کھلے رکھنے سے مت ڈرو جس کمرہ میں بہت سے آدمی رہتے اور سوتے ہوں اُس کی ہوا زہریلی ہو جاتی ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ گھر کی تمام کھڑکیاں کھلی رکھی جاویں اور بچے کو گرم کپڑوں سے گرم رکھا جاوے۔ یاد رہے کہ بچے کے منہ کو رضائی سے کبھی نہ ڈھکنا چاہیئے اور ہر روز کھلی ہوا میں باہر لے جانا چاہیئے۔ اس طرح سے وہ اچھی عادات سیکھیگا۔ خوش مزاج رہیگا۔ اور آرام سے سویا کریگا۔

روشنی

روشنی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ اس کے کہنے سے میرے یہ معنی نہیں ہے کہ خوب تیز دھوپ جس سے آنکھیں درستی سے نہ کھل سکیں۔ اور بچے کی آنکھوں میں دھوپ پڑے۔ نہیں بلکہ کمرہ خوب روشن ہو بچوں کی آنکھیں دھوپ یعنی روشنی سے دکھنی نہیں آتیں۔ پر آنکھوں کے میلا رکھنے سے آنکھیں دکھنی آ جاتی ہیں۔ اگر بچے کی آنکھوں میں کچھ درد یا سوزش ہو تو ان کو دن میں دو دو دفعہ بورک لوشن سے دھونا چاہیئے۔ آنکھیں دھونے کے لئے صاف ملائم اور سفید کپڑا استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر اس سے اچھی نہ ہوں تو کسی لائق ڈاکٹر سے مشورہ لو۔

غسل

نہ صرف بچے کی آنکھوں کو ہی صاف رکھنا ضروری ہے۔ بلکہ تمام جسم کو ہر روز گرم پانی سے غسل دینا ضروری امر ہے۔ کوئی عمدہ صابن جس میں سوڈا کم ہو اور سستا اور خوشبودار نہ ہو۔ مثلاً پیرز گلیسرین سوپ استعمال کرنا چاہیئے۔ غسل کا سب سے اچھا وقت شام ہے۔ جسم کو صاف اور نرم تولئے سے خوب خشک کرو۔ کیونکہ بچے کا جسم بہت نازک ہوتا ہے اور بڑی جلدی دُکھنے لگتا ہے۔ اس لئے شروع ہی سے احتیاط رکھنی آسان ہوگی۔ بہ نسبت اس کے کہ خراب ہونے پر علاج کرنا پڑے۔ جتنی دیر تک تم اُسے نہلا سکو اتنا ہی اچھا ہے۔ کیونکہ بدوں جسم صاف رکھنے کے کوئی بھی تندرست نہیں رہ سکتا۔

ورزش

بچے کو اور کیا ضرورت ہے؟ ورزش کی! اُس کو ڈھیلے کپڑوں میں پشت کے بل ایک گھنٹے تک لٹا دو تاکہ وہ ٹانگیں مارتا رہے۔ اس سے اس کی ٹانگوں میں مضبوطی آئے گی۔ اور وہ خوب چلنے پھرنے کے قابل ہو سکیگا۔ نوزاد بچے کو نیند کی سخت ضرورت ہے۔ کم از کم اُسے ۲۴ گھنٹوں میں سے ۱۸ گھنٹے ضرور سونا چاہیئے۔ اور تین برس کے بچے کے لئے بارہ یا تیرہ گھنٹے سونا کوئی زیادہ نہیں ہے سونے اور کھانے میں باقاعدگی ہونے سے وہ ہر کام کو باقاعدہ کرنا سیکھیگا

اہل ہند و پنجاب کو پیغام

اے پیارے ہموطنوں آپ کو معلوم ہووے کہ جو کچھ آجتک آپ لوگوں نے ترقی حاصل کی ہے وہ صرف علمی اور مالی ترقی کہلا سکتی ہے۔ اور جس ترقی کا مصمم ارادہ آگے کو حاصل کرنے کا ہے۔ وہ بھی بطلان اور ہوا کی چران ہے۔ ہاں وہ ترقی جس کو پہلے حاصل کرنا عین فرض تھا۔ اُس کی نسبت غفلت اور لاپرواہی سخت ہے۔ جس ملک اور قوم کی روحانی آنکھ بند ہے تو وہ بیرونی ترقی میں بھی ضرور قاصر رہیگی۔ پیارے ہموطنوں جیسا کہ حق نے خود فرمایا کہ پہلے خدا کی بادشاہت کو ڈھونڈو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مزید ملیں گی اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر انسان ساری دنیا کو بھی حاصل کرے تو اُس کو کیا فایدہ اگر اپنی جان برباد کرے۔ اگر آپ حق کے فرمان پر ایمان نہ لاؤ تو سچی آزادگی کو ہرگز حاصل نہ کر سکو گے۔ خداوند فرماتا ہے اگر تم میری باتوں پر ثابت رہو گے تو تم تحقیق میرے شاگرد ٹھہرو گے اور سچائی کو جانو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی۔ اے سب پیاسو پانی پاس آؤ بے روپیہ اور بے قیمت خرید۔ تب تیری روشنی صبح کی مانند پھوٹے گی۔ اور تیری عافیت کی ترقی جلد ظاہر ہوگی۔ اے **اہل ہند و پنجاب** جلد خداوند کی طرف پھرو۔ اس میں آپ کی اصلی ترقی ہے حقیقی آزادگی اور ابدی میراث کو حاصل کرو۔

مسیحی خادم اڑمو گا۔

ریویو

بر رسالہ چشمۂ مذاہب کی پیمائش

مصنفہ پادری جے مکلین معروف بہ غلام مسیح

گزشتہ سے پیوستہ

(۱) اے آگ کی مانند تیج والے دو دان! آپ کے

کبھی شکست نہ ہونے والے کاریہ کارن سروپ اپچ شیرنی کے جو پدارتھ ہیں آپ ان کے ذریعہ دشمنوں کو دور کرتے ہیں۔ ہم اُن کے ذریعہ بھجنوں کے قابل دیہ اس آنند کو پراپت ہوں جس آنند کو پہلے الشور بھگتوں عالموں فاضلوں اور ویدوں کے جاننے والے رشیوں نے حاصل کیا تھا۔" (یجروید ادھیائے ۱۸ منتر ۵۲ ترجمہ سوامی دیانند)

"۳۔ اے انسانو! ہم لوگ جو آتما کے سروپ کو جاننے والے ہیں۔ آپ ہارا سنسکار کریں۔ پراچین بزرگ جس سرشٹی دھیا کو جاننے والے تھے اور وہ جس آتما اور شریر کی عظیم الشان طاقت کو رکھنے والے تھے ہم اس قابل عزت سام وید کی اعلیٰ کلام کو تمہیں حاصل کرواتے ہیں تم ایسے بزرگوں کی صدق دل سے عزت کرو اور انکا بھجن وغیرہ سے ستکار کرو" (یجروید مترجمہ سوامی دیانند ۳۴/۱۶)

ہماری دانست میں ایک محقق شخص کے لئے مطلع بالکل صاف ہے کہ وید سرچشمہ مذاہب نہیں بلکہ خود دوسروں کے سرچشمہ سے مستفید اور سیراب ہوا ہے۔ اگر اس معاملہ میں مزید تحقیق منظور ہے تو ہماری کتاب تحقیق آریہ کو ملاحظہ فرمائیے جسکا جواب آج تک آریوں سے نہ ہو سکا۔

بابو صاحب سرچشمہ مذاہب کے خاتمہ صفحہ ۱۷۹، ۱ میں لکھتے ہیں "کہ کیا ہم ویدوں کی تعلیم کا پتہ بھی اسی طرح کسی دوسرے مذہب سے لگا سکتے ہیں؟ نہیں کیونکہ تاریخ کسی اور قدیم تر یا ابتدائی مذہب سے واقف نہیں ہے۔" ہم عرض کر چکے ہیں کہ بابو صاحب محض دعوے ہی کرنا جانتے۔ لیکن اس کو مدلل کرنا اور ثابت کرنے سے محض نابلد ہیں۔ منطق کا پروفیسر اور دعویٰ بلادلیل تعجب ہے

آپ لکھتے ہیں "کہ تاریخ کسی اور قدیم تر یا ابتدائی مذہب سے واقف نہیں ہے"! بابو صاحب آپ مجھے معاف کریں اگر میں یہ کہوں کہ آپ خود تاریخ سے محض ناواقف ہیں۔ وید کے مصنفین مثل بسوامتر بشسشٹھ جمدگن۔ ہنوز پیدا بھی نہیں ہوئے تھے جبکہ دساتیر اور دساتیر والوں کا نقارہ اس سطح زمین پر بج رہا تھا چنانچہ افرام جی میں صاف لکھا ہے کہ:

"نخستین مہاباد را برگزیدیم۔ پس از وسیزدہ پیغمبر ہم فرستادم چون صد زاد سال در بادشاہی الیشان رفت آباد آرا و بادشاہ جہانداری گذاشتہ یزداں پرست شد"

ترجمہ "خدا فرماتا ہے کہ میں نے سب سے پہلے مہاباد (جن کو ہم اپنی اصطلاح میں حضرت آدم کہتے ہیں) کو نبی مقرر کیا بعدازیں تیرہ نبی ہم بھیجے۔ جبکہ سو زاد سال اُن کی بادشاہت میں گزرے تو آباد آرا بادشاہ تارک الدنیا ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو گیا"۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ سو زاد سال کتنے عرصہ کو کہتے ہیں؟ دس لاکھ سال کو ایک فرد۔ اور ایک ارب سال کو ایک داد۔ اور دو ہزار داد کو ایک زاد کہتے ہیں۔ پس سو زاد سال مضروب دو ہزار مضروب صد سال مساوی......................

۶۰۰۰ سال کا زمانہ یعنے چھ ارب سنکھ سال ہوتے ہیں جو کہ آریوں کے خواب و خیال میں بھی نہیں سما سکتا ہے۔ یہ زمانہ جو کہ مذکور میں مذکور ہو اُن تیرہ انبیاء کے بادشاہی کا زمانہ ہے۔ جو مہاباد کے بعد آباد آراد تک گذرے جن کے نیلہا نیل سال بعد زردشت مبعوث ہوئے جن کی تعلیم و تلقین سے شنکر جی و بیاس جی زردشتی ہوئے اور ویدوں کو زردشتی رنگ میں رنگا۔ اگر اس سے کو آریہ دھرم سے مقابلہ کیا جائے تو اس میں کچھ قیل و قال کی جگہ باقی نہیں رہتی کہ بے شک پارسی مذہب حد درجہ کا قدیم۔ اور آریہ اُن کے سامنے ہنوز طفل مکتب ہے۔

چونکہ یہ بات ثابت ہو چکی کہ دساتیر ویدوں کی نسبت زیادہ معتبر اور قدیم ہے پس اس میں شک کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ ویدوں کا ماخذ بھی یہی مذہب ہے۔ ہمارے اس دعوےٰ کی تقویت اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ ویدوں کے جامع چونکہ بیاس جی تھے۔ اور انہیں نے ویدوں کو جامہ کتابی پہنایا۔ اور وہ خود زردشتی تھے۔ لہذا ضرور انہوں نے ویدوں کو زردشتی رنگ میں رنگا ہوگا۔ اور یہ قرین قیاس بھی ہے

اب ہم کو یہ ثابت کرنا چاہئیے کہ بیاس جی زردشتی ہوئے تھے۔ اس کی نسبت نامہ وخشور زردشت مطبوعہ ایران کے صفحہ ۱۲۷ سے ۱۵۸ تک کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔

"اکنوں برہمنے بیاس نام از ہند آید۔ بس دانا کہ بزمیں کم کس چناں است چوں ایں با یہ بروخوانی ساست کیش شود و از ہم آئینان تو گردد۔" اس آیت میں بیاس کا زردشتی ہو جانے کی پیشینگوئی ہے۔ اسکا شارح لکھتا ہے۔

"گویند کہ چوں بیاس ہندی بہ بلخ رسید گشتاسب بادشاہ زردشت را بخواند باوآمدن آں دانا گفت وخشور۔ پاسخ داد کہ یزداں آساں کند۔ پس شہنشاہ فرمود تا از ہر کشور سے فرزانگاں و موبداں را بخواند چوں ہمہ گرد آمدند زردشت از آذریں خانہ برآمد و بیاس نیز با انجمن آمدہ وخشور را گفت۔ اے زردشت از انہ پاسخ در انگذاری شنکر جی ہندیاں آہنگ کیش تو دارند خرابی فرحود رہائے بسیار خفیہ ام رباقی داشتنا

ضرورت ۲/۰

ایک بائیبل ودمن کی ضرورت ہے۔ درخواستیں مس ورنسی بسلین مشن اکبرپور ضلع فیض آباد یو۔پی کے نام آنی چاہئیں۔

دمہ کا شرطیہ علاج

بہت لوگ کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے پر آپ ذرا شک نہ کریں۔ دمہ کا شرطیہ علاج میرے پاس ہے جس وقت دورہ ہوا ہوا ہو اور دم گھٹ کر جان نکل جانے کی دیر ہو تو اس دوا کی دو خوراک کھائیے اور خدا کا شکر کیجئے۔ قیمت فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ۱)

خوش ذائقہ گولیاں

جو معدہ جگر ان کا کام دیتی ہیں۔ قبض دائمی کو دور کرتی ہیں۔ درد معدہ کو رفع کرتی ہیں۔ ہاضم طعام اور مخارج ریح ہے۔ قیمت ایک ڈبیہ ۱۰۰ گولیوں کی ۸/

مرہم واسطے بواسیر

صرف ایک ہفتہ کے استعمال سے مسے سوکھ کر گر جاتے ہیں اور پھر کبھی نہیں ہوتی قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ ۳/۸

المشتہر۔ ڈاکٹر ای۔ این۔ ادیڈا
ڈاکخانہ لکھن پور سرگجہ سی۔ پی

نوکری کی ضرورت

ایک لائق مسیحی کسی مشن میں نوکری چاہتا ہے۔ وہ فی الحال نوکر ہے۔ لیکن تبدیل ہونے کے لحاظ دوسرے شہر یا گاؤں میں جانا چاہتا ہے۔ اگر کسی کو ضرورت ہو تو سندات وغیرہ پیش کی جائینگی۔ تمام درخواستیں دفتر نور افشاں میں آنی چاہئیں۔

کرسچین بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

خرچ کا خیال۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ درجہ کا بنانے کی غرض سے سکیم اپریل ۱۹۱۳ء سے حسب ذیل پانچ جماعتیں ایک مس صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے خرچ خوراک ماہواری فی طالب علم [illegible] فیس جماعت ماہواری فی طالب علم [illegible] کتب و سٹیشنری علاوہ ازیں کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکولوں میں حاضر ہوتے ہیں۔ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا کرو کرنل [illegible] تیار ہو سکتے ہیں [illegible] جن رکشا [illegible]۔ مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوشنما حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید براں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا اطلاع دیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر:-

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور۔

باغِ دل

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل صاحب۔

چندہ سالانہ ۸/ اگر دس یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۶/ ہوگا۔ المشتہر۔ ای۔ ایم ویری ڈی ڈی منیجر لودیانہ

کرسچین بک سٹور لودھیانہ

یہاں مسیحی کتب علم ادب کی کتابیں تمام فروخت ہوتی ہیں جو اردو و پنجابی زبانوں میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی و کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کیلئے لکھو منیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودیانہ۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور ۱۵ تاریخ کو زبان انگریزی اور [illegible] الٰہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن [illegible] کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران [illegible] ایڈیٹر [illegible] سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۲/
ہندوستان و پنجاب سے معہ " ۳/
غیر ممالک سے " " ۱۳/
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ے	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	صعہ
پورا کالم	عہ	صعہ	سہ
پورا صفحہ	صہ	معہ	اصہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳/ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

نوٹ:- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براون چھپا۔